پارلیمانی نگرانی میں ویکسین کا حصول عوامی اعتماد کے لئے ناگزیر ہے

کرونا وائرس سے متعلق لائحہ عمل کے لئے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلایا جائے : فافن

اسلام آباد ، 29 دسمبر ، 2020: فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) نے منتخب نمائندوں پر زور دیا ہے کہ وہ کرونا وائرس کی دوسری لہر سے پیدہ ہونیوالی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کریں اور وبا سے متعلق تمام معاملات پر تفصیلی بحث اور پارلیمنٹ کی موثر نگرانی یقینی بنائیں ۔

فافن نے کرونا وائرس پر دوسری رسپانس مانیٹرنگ رپورٹ میں تجویز پیش کی کہ فعال پارلیمانی نگرانی کے ساتھ وسیع تر اتفاق رائے پیدا کرنے کی سنجیدہ کوشش سے حکومت کی جانب سے وبا کے سدباب کے لیے جاری کاوشوں کے متعدد پہلوؤں اور اس میں شفافیت کے لیے مدد مل سکتی ہے ، جس میں ویکسین کا انتخاب اور اسکی خریداری شامل ہیں۔ویکسین کی خریداری، لاگت ، ، ترجیحی گروہوں ، عام منڈی کے قواعد و ضوابط اور باآسانی رسائی کے عمل میں شفافیت سے عوام کی پریشانی کو ختم کرنے اورحکومتی پالیسیوں پر عوام کا اعتماد بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ ، حکومت کو ویکسین کی حفاظت سے متعلق بعض حلقوں کے شکوک و شبہات کو فوری طور پر دور کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

اس رپورٹ میں کرونا وائرس کی دوسری لہر کو روکنے کے لئے ملک کی سیاسی قیادت میں زیادہ وسیع تر تفہیم اور سمجھوتے کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔سیاسی شراکت داروں کے درمیان افہام و تفہیم ناگزیر ہے جس سےایک مربوط آگاہی مہم کے ذریعے حکومت کی وبا کی روک تھام کے لیے جاری کاوشوں میں مدد مل سکتی ہے۔ایک طرف این سی سی اور این سی او سی جیسے سرکاری اداروں نے وبا کی سنگینی کے بارے انتباہ جاری کیا تو دوسری طرف حزب اختلاف کا خیال ہے کہ حکومت وبا کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہے۔

رپورٹ میں پالیسی سازی اور عمل درآمد دونوں سطحوں پرصحت سے متعلق سہولیات کی گورننس کے چیلنجوں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ذرا سی غفلت بھی ملک میں صحت کی سہولیات کا سنگین بحران پیدا کر سکتی ہے۔ اسی طرح پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی سرگرمیاں بھی کرونا وائرس سے متاثر رہیں۔ نومبر کے مہینے میں قانون سازی غیر فعال رہی۔ پارلیمنٹ کی چند نشستوں میں صرف حزب اختلاف اور حکومت کے مابین اختلافات کو اجاگر کیا گیا ۔

یہ رپورٹ جو تمام شراکت داروں کے سروے اور 34 پراجیکٹ اضلاع میں تعینات فافن کے مشاہدہ کاروں کے براہ راست مشاہدے کے ذریعہ جمع کردہ اعداد و شمار پر مبنی ہے بتایا گیا ہے کہ نومبر کے مہینے میں کرونا کے 35,863 نئےمریضوں کا اضافہ ہوا ۔ یکم نومبر 2020 کو ملک بھر میں وبا سے متاثرہ افراد کی تعداد 333,093 تھی جو مہینے کے اختتام پر 400،482 ریکارڈ کی گئی ۔ اسی طرح اس وبا کے باعث مرنے والوں کی مجموعی تعداد بھی 31 نومبر 2020 تک 3715 تک پہنچ چکی تھی ۔

رپورٹ کے دیگر اہم نقات یہ ہیں:

علاقائی اور قومی سطح پر ایک واضح اور مستقل مواصلاتی حکمت عملی کا فقدان ہے جس کے نتیجے میں عوامی علاقوں ، دفاتر اور یہاں تک کہ ہسپتالوں میں بھی سہولیات کی فراہمی میں واضع فرق نظرآتا ہے۔ ضلعی ہسپتالوں میں وبا سے متاثرہ افراد کے علاج کی سہولیات ابھی تک ایک سنگین مسئلہ ہیں جو کلیدی شراکت داروں کی آرا سےواضع ہے۔

۔ رپورٹ کے مطابق اگرچہ سروے میں شامل زیر مشاہدہ 30 اضلاع کے سرکاری عہدیداروں نےعلاج سے متعلق شاندار سہولیات کی دستیابی کی نشاندہی کی ہے تاہم ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکس کی تنظیموں کے بیشتر نمائندوں نے جزوی طور پر اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ وبا سے متاثرہ مریضوں کی تعداد بڑھنے سے مستقبل میں ٹیسٹ، ، تنہائی میں رکھنےکی گنجائش ، اور وینٹیلیٹروں جیسی دوسری ضروری اشیا کی کمی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مریضوں کی دیکھ بھال پر معمور عملے کی تعداد اور مہارت بھی ایک اور سنگیئن مسلہ ہے ۔ سروے کے دوران 59 فیصد ڈاکٹروں اور 34 فیصد پیرامیڈک نمائندوں نے بتایا کہ ان کے ساتھی کرونا وبا سے نمٹنے کے لئے مناسب طور پر تربیت یافتہ نہیں ہیں۔ اس سال کا طریقہ کار میں وبا کے پہلے مرحلے کے دوران قائم کردہ رابطہ کاری کا طریقہ کار بڑے پیمانے پر 32 مشاہدہ شدہ اضلاع میں 27 میں برقرار رہا ، جن میں صحت سے متعلق عملہ ، منتخب نمائندے ، اور سول سوسائٹی آرگنائزیشنز شامل ہیں۔ 27 اضلاع میں رابطہ کا طریقہ کارکارکردگی کے حوالے سے نمائندگان کی رائے مختلف دکھائی دی ،اکثریت (74 فیصد) اس کی اوسط سے انتہائی مؤثر کے درمیان درجہ بندی کرتی ہے۔ اسی طرح پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی سرگرمیاں بھی کرونا وائرس سے متاثر رہیں۔ نومبر کے مہینے میں قانون سازی غیر فعال رہی۔ پارلیمنٹ کی چند نشستوں میں صرف حزب اختلاف اور حکومت کے مابین اختلافات کو اجاگر کیا گیا۔

رپورٹ میں کہا گہا ہے کہ ایس او پیز پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت کو اگر ویکسین کی خریداری کی عالمی دوڑ کے تناظر میں دیکھیں تو یہ مزید اہمیت اختیار کر جاتی ہے ۔ بلاشبہ پاکستان جیسے غریب ملک کے پاس مقابلہ کرنے کے لئے اتنے وسائل ہیں اور نہ ہی معاشی وجوہات کی بناء پر حکومت مکمل لاک ڈاؤن مسلط کر سکتی ہے ۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ تمام طبقات اس مسلہ کو سنجیدگی کیساتھ لیں اور ایک دوسرے پر الزام دھرنے اوراسے سیاسی چال کے طور پراستعمال کرنے کی بجائے پورے قومی جذبے کیساتھ وبا کا مقابلہ کریں ۔

کرونا وائرس کی دوسری سنگین لہر کے پیش نظرملک میں صحت کی سہولیات کا نظام شدید بحران سے دوچار ہو سکتا ہے۔ سیاسی شراکت داروں کے مابین افہام و تفہیم کے لئے سنجیدہ کوشش ، آگاہی مہم اورحکومت کی جانب سے وبا کے سدباب کے لئے جاری کوششوں میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔